Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ — سوموار - ۲۷ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ - ۲۹ احسان ۱۳۷۱ ہش - ۲۹ جون ۱۹۹۲ء — نمبر ۱۴۷

خدا تعالیٰ سے محبت میں کوئی روک نہیں بن سکتا

کسی اور کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ وہ خدا کی محبت اور تمہارے درمیان حائل ہو سکے۔ کسی کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ خدا تعالیٰ تم سے پیار کرنا چاہے اور وہ اس میں روک بن سکے۔ خدا تعالیٰ سے دُور لے جانیوالی طاقتیں جو کچھ کر سکتی ہیں وہ یہی ہے کہ تمہاری کوشش کو کمزور کر دیں۔ لیکن یہ تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی کوشش کو کمزور نہ ہونے دو۔ تم خدا تک پہنچنے کیلئے پورا زور لگاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث - اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوں خطبہ فرمودہ ۲۳۔ دسمبر ۱۹۷۷ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

”دنیا عجیب مشکلات کا گھر ہے۔ بیوی بچوں کے نہ ہونے سے بھی غم ہوتا ہے اور اگر ہوں تب بھی مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے۔ بعض نادان انسان عجیب عجیب مشکلات میں مبتلاء ہوتے ہیں اور صراطِ مستقیم سے ہٹ کر اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مال بہم پہنچاتے ہیں اور پھر اور مشکلات میں پھنستے ہیں۔ ایک حقیر ننگ دھڑنگ جس کے پاس ستر پوشی کے سوا اور کوئی کپڑا تک نہ تھا خوش و خرّم کھیلتا کُودتا جا رہا تھا۔ کسی سوار نے اس سے پوچھا کہ سائیں صاحب آپ ایسے خوش کیوں ہیں؟ اس نے کہا کہ جس کی مرادیں حاصل ہو جائیں وہ خوش ہوتا ہے کہ نہیں؟ سوار نے کہا کہ تیری ساری مرادیں کس طرح پوری ہو گئی ہیں؟ اس نے کہا کہ جب خواہشیں چھوڑ دیں تو مُرادیں پُوری ہو گئیں۔

بات بالکل ٹھیک ہے۔ انسان دُو طرح ہی خوش ہو سکتا ہے یا تو حصولِ مراد کے ساتھ یا ترکِ مراد کے ساتھ اور ان میں سے سہل طریق ترکِ مراد کا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سب کی زندگی تلخ ہے۔ بجز اس کے جو اس دنیا کے علاقوں سے الگ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات بادشاہوں نے بھی ان تلخیوں اور ناکامیوں سے عاجز آ کر خود کشی کر لی ہے۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۷)

ہمارے اسیرانِ راہِ مولا کئی سال سے قید و بند کی تکالیف اٹھا رہے ہیں۔ احباب کرام ان کو آجکل اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان غیب سے مہیّا فرما دے۔

سانحہ ارتحال

مکرم سردار محمد صاحب کاتب ۲۷ر جُون ۱۹۹۲ء کی رات ساڑھے آٹھ بجے دل کا دَورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر ۷۲ سال تھی۔ موصوف روزنامہ الفضل کے پُرانے کاتب تھے۔ عرصہ قریباً ۴۰ سال تک الفضل اور دیگر جماعتی کتب و رسائل کی کتابت کی خدمات بجا لاتے رہے۔ قادیان۔ لاہور۔ کراچی اور ربوہ میں کتابت کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۱۹۷۹ء کے قریب نظر کی خرابی کی وجہ سے یہ سلسلہ چھوڑنا پڑا۔

آپ کی نمازِ جنازہ ۲۸۔ جُون کو صبح ساڑھے آٹھ بجے بیت المہدی میں محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھائی۔ جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب کرام سے موصوف کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری تصحیح

مورخہ ۱۶ر جُون ۱۹۹۲ء کے شمارے میں ”تعلقات کے دائرے“ کے زیرِ عنوان جو مضمون شائع ہوا ہے۔ وہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

(ادارہ)

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ہر قسم کی تلخی کو مٹانے کی کوشش کرے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے)

”(دینِ حق) کہتا ہے کہ آپس میں محبت اور پیار کے ساتھ زندگی گذارو۔ اور سارے لڑائی جھگڑے ختم کر دو۔ زندگی کی تلخیاں مٹا ڈالو اور امن کی اور اخوت کی اور دوستی کی فضا پیدا کر دو۔ (دینِ حق) نے سارے جھگڑوں کو مٹانے کا حکم بھی دیا اور سارے احکام ایسے (دینِ حق) نے دیئے ہیں جن کے نتیجہ میں کوئی جھگڑا پیدا ہو سکتا ہے نہ قائم رہ سکتا ہے۔

ہمارے آپس کے باہمی بہت سے تعلقات ہیں۔ میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔ ماں باپ کے تعلقات ہیں۔ بھائی بہنوں کے تعلقات ہیں۔ بہنوں بہنوں اور بھائیوں بھائیوں کے تعلقات ہیں۔ ہمسایوں کے تعلقات ہیں قبیلے کے تعلقات ہیں۔ شہریوں کے جو ایک ہی ملک کے رہنے والے ہیں ان کے آپس کے تعلقات ہیں۔ پھر بین الاقوامی تعلقات ہیں۔ ہر شعبۂ زندگی کے متعلق حکم یہ ہے کہ لڑنا نہیں۔ جھگڑے کی فضا پیدا نہیں کرنی تمام معاملات کو پیار اور محبت کے ساتھ طے کرو۔ مگر محض فلسفہ اور وعظ اور نصیحت نہیں۔ (دینِ حق) بلکہ دینِ حق ہماری زندگیوں میں عملاً ایک انقلابی تبدیلی پیدا کر کے فرمانبردار کی زندگی میں امن کے حالات پیدا کرتا ہے۔ ہر حکم جو دیا دینِ حق نے، وہ امن پیدا کرتا ہے۔ وہ سلامتی پیدا کرنے والا ہے۔ وہ جھگڑوں کو دُور کرنے والا ہے۔ وہ فسادات کو مٹانے والا ہے۔

اس کی تفصیل لمبی ہے۔ وسعتیں رکھنے والی ہے۔ دینِ حق کا ہر حکم جھگڑے دُور کرتا اور پیار کو پیدا کرتا ہے اور جتنا ہم تفصیل میں جائیں اور اس پر غور کریں، یہ حسین تعلیم، یہ نہایت ہی اچھی اور روشن تعلیم اُبھر کے ہمارے سامنے آتی ہے۔ آج میں نے مختصر خطبہ دینے کا ارادہ کیا تھا پس یہ بنیادی بات آپ کو جو یہاں بیٹھے ہیں اور آپ کے ذریعہ سے ساری جماعت کو بتانا چاہتا ہوں کہ دینِ حق نے سارے جھگڑے مٹا دیئے ہیں اور سارے احکام جھگڑے مٹانے والے دیئے اور پھر کہا ان پر عمل کرو، جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ (ان) احکام پر عمل کرے اور ہر قسم کی تلخیوں کو اپنی زندگی اور اپنے ماحول سے مٹانے کی کوشش کرے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ر مئی ۱۹۷۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹۔ احسان ۱۳۷۱ ہش ــــ ۲۹۔ جون ۱۹۹۲ء

ایمان باللہ کا مفہوم

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا یہ مطلب نہیں کہ صرف یہ مان لیا جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہے اور زبان سے یہ ایک فقرہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر میں ایمان لاتا ہوں۔ اگر دنیا کی ہر چیز اپنی افادیت کی وجہ سے اپنے آپ کو منواتی ہے اور یہ افادیت ہی کسی چیز کی اہمیت کا معیار ہوتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یا اس کی ہستی کا اقرار کرنا بھی تو اس کی افادیت سے منسلک ہونا چاہیئے۔ اور یہ بات صرف اور صرف اس طرح ممکن ہے کہ ہم اس کی صفات پر غور کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ ان صفات کا علم اور ان سے استفادہ ہی ہمارے ایمان کو یقین کامل عطا کر سکتا ہے۔ دعا کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور وہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور دعا کے ذریعہ اس کے وجود میں ایمان کی پختگی اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ ہم دعا کریں۔ اگر کوئی شخص یہ تو مانے کہ اللہ تعالیٰ دعائیں سنتا ہے لیکن خود دعا سے لاپرواہ ہو کر بیٹھا رہے تو یہ بات اس کے ایمان میں پختگی نہیں پیدا کر سکتی۔ دعا کی جائے اور سوچ سمجھ کر کی جائے اور پھر اس کے نتیجہ پر نظر رکھی جائے۔ اور نظر بھی دعا کے فلسفہ کو سمجھتے ہوئے رکھی جائے۔ یہ نہیں کہ یہ سمجھ لیا جائے کہ اِدھر منہ سے بات نکلی اور اُدھر پوری ہو گئی۔ یا یہ چیز مانگی تو یہ بھی مل گئی اور وہ مانگی تو وہ بھی مل گئی۔ یعنی جو کچھ جس طرح مانگا اسی طرح مل گیا۔ یہ نہ کبھی ہوا ہے نہ کبھی ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف دعائیں سنتا ہے۔ بلکہ جو انسان حقیقی طور پر اس کے بندے بن جاتے ہیں اور اسی کے ہو جاتے ہیں۔ ان کے کام بھی وہ خود ہی کرنے لگتا ہے۔ وہ سوچتے بھی نہیں اور کہتے بھی نہیں لیکن خدا تعالیٰ جو ان کی ہر کیفیت کو جانتا ہے ان کے کام کر دیتا ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"اصل میں انسان جُوں جُوں اپنے ایمان کو کامل کرتا ہے اور یقین پکا ہوتا جاتا ہے تُوں تُوں اللہ تعالیٰ اس کے واسطے خود علاج کرتا ہے۔ اس کو ضرورت نہیں کہ وہ دوائیں تلاش کرتا پھرے وہ خدا تعالیٰ کی دوائیں کھاتا ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کا علاج کرتا ہے۔ بھلا کوئی دعویٰ سے کہہ سکتا ہے کہ فلاں دوا سے فلاں مریض ضرور شفا پا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔"

یہ تو ایک مثال ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایمان کے کامل ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے وجود کی "افادیت" خود ہی ظاہر کرنے لگتا ہے۔

مجھ کو اَن پڑھ سمجھ رہے ہو تم
بات تو ٹھیک ہے مگر دیکھو
یہ علامت غرور ہی کی ہے
عجز کی یہ نہیں ڈگر، دیکھو

ــــــــ ابوالاقبال

○

نہیں اس شہر میں رہنا مناسب
کوئی جنگل کوئی صحرا مناسب

چلو اپنی خطائیں مان لیں ہم
خفا رہنا نہیں ہوتا مناسب

کبھی جذبات پر بند باندھ لینا
کبھی جذبات میں بہنا مناسب

اسی میں مصلحت سمجھو خُدا کی
ابھی آنا نہیں ہوگا مناسب

چُھپائے سے کہاں چھپتی ہے چاہت
جو دل میں ہے وہ کہہ دینا مناسب

تقاضا بھی تقاضائے ادب بھی
کبھی چلنا، کبھی رُکنا مناسب

یہی کافی تھا تم انسان بنتے
خُدا بننا نہیں ہوتا مناسب

جنونِ عشق فرصت دے تو سوچیں
مناسب کیا ہے؟ کیا ہے نامناسب

نہ ہو گر علم تو خاموش رہنا
غلط کہنے سے چُپ رہنا مناسب

کہیں، اے کاش وہ یہ شعر سُن کر
بہت موزوں، بہت سچّا، مناسب

امۃ الباری ناصر

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے۔ جب تک سیری کے موافق پوری مقدار نہ کھا لے تو اس کی بھوک نہیں جاتی ... بحفظِ جان کے واسطے وہ قدرِ محتاط جس سے زندہ رہ سکتا ہے۔ جب تک نہ کھائے اور نہ پیوے نہیں بچ سکتا۔ یہی حال انسان کی دینداری کا ہے۔ جب تک اس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو نہیں بچ سکتا۔ دینداری تقویٰ، خدا کے احکام کی اطاعت کو اس حد تک کرنا چاہیئے جیسے روٹی اور پانی کو اس حد تک کھاتے اور پیتے ہیں جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

تُرسَتْ ایمن کُند، زِ ترس و خطر
ہر کہ عارِف ترَست، ترساں تر

تیرا شوق ہر ڈر اور خطرہ سے محفوظ کر دیتا ہے جو تیری معرفت زیادہ رکھتا ہے۔ وہی تجھ سے زیادہ ڈرتا ہے

خلق جوید، پناہ و سایۂ کس
واں پناہِ ہمہ تو ہستی و بس

مخلوق کسی کی پناہ اور سایہ ڈھونڈتی ہے مگر سب کی پناہ صرف تیری ذات ہے۔

ہست یادت، کلیدِ ہر کارے
خاطرے، بے تو، خاطر آزارے

تیری یاد ہر مشکل کی کلید ہے۔ تیرے بغیر ہر خیال دل کا دکھ ہے۔

ہر کہ نالد، بہ درگہت بہ نیاز
بختِ گم کردہ را، بیابد باز

جو تیرے حضور عاجزی سے روتا ہے وہ اپنی گم گشتہ قسمت کو دوبارہ پاتا ہے۔

لطفِ تو، ترکِ طالباں نکُند
کس بکارِ رہت، زیاں نکُند

تیری مہربانیاں طالبوں کو نہیں چھوڑتیں کوئی تیرے معاملے میں نقصان نہیں اٹھاتا۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دو باتوں کی طرف خاص طور پر متوجہ فرمایا ہے۔ ایک تو یہ کہ دنیا کا ہر شخص کوئی نہ کوئی پناہ تلاش کرتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں وہ کسی نہ کسی وقت محسوس کرتا ہے کہ اسے کسی کی مدد یا کسی کی پناہ کی ضرورت ہے اور یہ پناہ صرف اور صرف خدا کی ذات سے مل سکتی ہے انسان کوئی بھی ہو چھوٹا ہو یا بڑا امیر ہو یا غریب، فقیر ہو یا بادشاہ جب بھی اسے پناہ کی ضرورت پڑتی ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ اگر روحانی طور پر غور کیا جائے تو ہر شخص کو زندگی کے ہر لمحہ پناہ کی ضرورت ہے اور یہ سب لوگ صرف اور صرف خدا کی پناہ حاصل کر کے حقیقی پناہ کے نیچے آسکتے ہیں۔ دوسری بات جس کی طرف حضور نے توجہ مبذول فرمائی ہے یہ ہے کہ اس پناہ کا حاصل کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ اگر انسان یہ سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں عجز و نیاز کے ساتھ حاضر ہونے سے اور اس کی پناہ مانگنے سے اسے پناہ مل سکتی ہے تو یقیناً وہ یہ بھی سمجھ لیگا کہ اس کی گم گشتہ قسمت اسے دوبارہ مل گئی ہے اور وہ پناہ جس کے لئے وہ ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتا تھا۔ اب خدا تعالیٰ کی درگاہ سے اسے حاصل ہو گئی ہے اور حضور اس بات کا بھی یقین دلاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات وہ ذات ہے جو ہر اس شخص پر مہربانی کرتا ہے جو اس کا طالب ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کا طالب ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کو تلاش کرے اور جب اسے تلاش کر لے تو اسی کا ہو جائے اور اس کے بعد حضور اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ کوئی شخص دنیا میں ایسا نہیں ہو سکتا جو خدا کو پالے اور یہ سمجھے کہ اسے کسی قسم کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات کو پالینے کے بعد نہ صرف یہ کہ کسی قسم کے نقصان کا امکان نہیں رہتا بلکہ دونوں جہان انسان کے زیر نگیں ہو جاتے ہیں۔ آخر دونوں جہان ہیں کس کے۔ جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا بھی اپنی ہر چیز اس کے سپرد کر دیتا ہے۔

یہ اشعار بہت امید کی روشنی دکھاتے ہیں انسان کو خدا تعالیٰ کی تلاش میں لگا دیتے ہیں اور اس یقین کے ساتھ لگا دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ملے گا اور ضرور ملے گا۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آخری عمر میں انکا اکلوتا بیٹا اسماعیل علیہ السلام ہاجرہؓ کے بطن سے پیدا ہوا۔ اور اس کے بعد ان کی پہلی بیوی سارہ کے بطن سے اسحٰقؑ پیدا ہوا۔ سارہ چونکہ حضرت ابراہیمؑ کے ماموں کی بیٹی تھی۔ ان کا خیال تھا میں خاندانی ہوں۔ اور ہاجرہ باہر کی ہے۔ اس لئے وہ اپنا درجہ بڑا سمجھتی تھیں۔ اتفاقاً حضرت اسماعیلؑ جو بچے تھے۔ ایک دفعہ حضرت اسحٰقؑ کی کسی حرکت پر یا کسی اور وجہ سے قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ حضرت سارہ نے سمجھا کہ اس نے میری اور میرے بچے کی تحقیر کی ہے اور قہقہہ مارا ہے۔ شاید یہ بھی خیال کیا کہ یہ اس بات پر خوش ہے کہ یہ بڑا بیٹا ہے۔ اور یہ وارث ہوگا۔ اسحٰق وارث نہیں ہوگا۔ تب انہوں نے غصہ میں آکر حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ اس کو اور اس کی ماں کو گھر سے نکال دو۔ کیونکہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ میرے بیٹے کے ساتھ یہ تیرا بیٹا وارث ہو۔ حضرت ابراہیمؑ نے پہلے تو اس بات کو برا منایا اور اس کام سے رکے۔ مگر خدا تعالیٰ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے ظاہر کرنا چاہتا تھا اس نے حضرت ابراہیمؑ کو وحی کی کہ جو کچھ تیری بیوی سارہ کہتی ہے وہی کر۔ (پیدائش باب ۲۱ آیت ۱۲) چنانچہ خدا کے حکم کے ماتحت حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو وادی حرم میں چھوڑ گئے۔ اور سارہ اور اسحٰق کے سپرد کنعان کا علاقہ کر دیا گیا۔ حضرت اسماعیلؑ کی نسل نے مکہ میں بڑھنا شروع کیا اور یہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسماعیل کے گھرانے میں پیدا ہوئے مگر یہ رقابت کبھی ختم نہ ہوئی۔ بلکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کی پیدائش پر ان کی ماں سے کہا تھا اسی طرح ہوا کہ "اس کا ہاتھ سب کے خلاف اور سب کے ہاتھ اس کے خلاف ہوں گے" پیدائش باب ۱۹ آیت ۱۲) یعنی ایک زمانہ تک اسماعیلی نسل تھوڑی ہوگی اور اسحٰقؑ کی نسل زیادہ ہوگی۔ اور وہ سب کے سب مل کر اسماعیلی سلسلہ کی مخالفت کریں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ وہ کامیاب نہ ہوں۔ قرآن مجید نے اس کا یوں ذکر فرمایا ہے (ــ) یعنی اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اسماعیلی نسل یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اسے چھوڑ کر پھر کافر ہو جائیں۔ اور یہ بغض محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قصور کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے اپنے دلوں میں پیدا شدہ بغض کی وجہ سے ہے۔ اور رقابت کی وجہ سے ہے۔ وہ سارہ اور ہاجرہ کی لڑائی کو دو ہزار سال تک لمبا لے جانا چاہتے ہیں۔ پس ان کی اس خواہش کی بنیاد کسی جذبہ خلوص پر نہیں بلکہ ان کے حسد پر ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مان کر تم ان سے نیکی اور تقویٰ میں بڑھ گئے ہو۔ پس اب وہ اس کا ازالہ اس رنگ میں کرنا چاہتے ہیں کہ تمہیں بھی ایمان سے محروم کر دیں۔ حالانکہ اگر وہ خود ایمان لے آئیں تو وہ بھی مسلمانوں کے دوش بدوش نیکی اور تقویٰ میں ترقی کر سکتے ہیں مگر ان کے دلوں میں جلن ہے کہ تم نے مان لیا اور وہ محروم رہ گئے۔ اور اس حسد اور بغض کی وجہ سے وہ تمہاری کسی نیکی اور خوبی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ (......) اس لحاظ سے اس کے یہ معنے ہوں گے کہ یہ جذبہ خود ان کے اپنے نفس کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوا۔ تمہارا کوئی فعل اس کا باعث نہیں۔ دنیا میں حسد دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو باعث کے لحاظ سے اچھا ہوتا ہے۔ اور دوسرا وہ جو باعث کے لحاظ سے بھی برا ہوتا ہے اور نفس کے لحاظ سے بھی برا ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی مال و دولت میں بڑھ جائے اور کوئی دوسرا اس پر حسد کرے تو یہ حسد اس وجہ سے بھی ہو سکتا ہے کہ نہ ماننے کی طاقت لوٹے۔ چونکہ خدا تعالیٰ نہ ماننے کو ناپسند کرتا ہے اور اس وجہ سے بھی ہو سکتا ہے کہ اس کا اپنا نفس اس بات کو برداشت نہ کر سکتا ہو کہ کسی غیر کو زیادہ دولت مل جائے اور پھر یہ حسد محض نفسانی بھی ہو سکتا ہے جس میں کسی دینی جذبے کا دخل نہ ہو۔ محض دنیوی خواہشات اس کی پشت پر کام کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انکا حسد ان کی اپنی جانب سے ہے۔ یعنی یہ حسد ان کے اپنے نفسوں کی خرابی اور بخل کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اس کا موجب (فرمانبرداروں) کا کوئی فعل

باقی صہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ـــــ نون سین

بوسنیا کے ساتھی

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں۔ بوسنیا کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ گزشتہ دنوں بوسنیا کے وزیر خارجہ نے دنیا بھر کی مسلمان برادری سے اپیل کی تھی کہ وہ ان کی فوجی اور غذائی امداد کریں۔ اب تک وہاں مسلمان اور کروشین اکٹھے سرب کے ساتھ لڑ رہے تھے۔ لیکن اب پتہ چلا ہے کہ مسلمانوں اور کروشیوں کا بھی آپس میں جھگڑا ہو گیا ہے اور وہ ریپبلک کے وسطی حصے میں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔ ایک نشریہ جو بلغراد میں سنا گیا اس میں ریڈیو نے یہ خبر نشر کی کہ دارالخلافہ سے ساٹھ میل دور NOVI TRAVENIC نووی ٹراوانک کے مقام پر جو دارالخلافہ سے جنوب مغرب کی طرف ہے مسلمانوں کی فوجیں اور کروشیا کی فوجوں کا آپس میں تصادم ہو گیا۔ کروشیا کی ڈیفنس کونسل جو کہ بوسنیا کے کروٹ کا ایک بڑا حصہ ہے نے مقامی مرکز پر حملہ کر کے مسلمانوں میں علاقائی تصادم پیدا کر دیا۔ ریڈیو نے یہ بھی بتایا کہ کروٹ اور مسلمانوں کے درمیان نووی ٹراوانک کی انتظامیہ کے متعلق گفتگو ناکام ہو گئی ہے۔ کروٹ کہتے ہیں کہ یہ شہر ان کے بوسنیا کا حصہ ہے۔ حالانکہ بوسنیا ہرزوگووینا یہ کہتا ہے کہ اس علاقے کو دفاعی طور پر کنٹرول کیا جائے۔

یہ بھی بوسنیا ہرزوگووینا کی بدقسمتی ہے کہ جو لوگ ان کا ساتھ دے رہے تھے وہ بھی چھوڑتے چلے جا رہے ہیں وہ خود تو یقیناً اس قابل نہیں ہیں کہ سربیا کا مقابلہ کر سکیں۔ کیونکہ سرب کی پشت پناہی کے لئے یوگوسلاویہ کی وفاقی فوجیں پوری طرح سے صف آراء ہیں اور اگر اس کے ساتھی بھی اسے چھوڑ دیں تو یقیناً بوسنیا کے لئے یہ بات خاص طور پر تکلیف دہ ہو سکتی ہے۔

بہرحال ترکی نے گزشتہ ایام میں جو اسلامی تنظیم کانفرنس کے اجلاس ہوتے تھے۔ اس میں مسلمان عالمی برادری سے اپیل کی کہ وہ بوسنیا کے لئے امدادی رقم روانہ کرے۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ اس سلسلے میں دو قسم کے فنڈ قائم کرنے چاہئیں ایک تو غذائی امداد کے لئے اور دوسرا فوجی امداد کے لئے۔ اگر یہ فنڈ قائم ہو جائیں تو بوسنیا کی خاصی امداد ہو سکتی ہے۔

بچوں کی مدد

گزشتہ روز اقوام متحدہ میں پاکستان نے عالمی برادری سے کہا کہ وہ پاکستان کے اس پروگرام میں مدد دیں جو بچوں کی بہبود اور ان کی بہتری کے لئے تیار کئے گئے ہیں۔ اس اپیل میں یہ کہا گیا ہے کہ بچوں کی حفاظت اور ان کی بہبود کے لئے اب جو کام کئے جائیں اس سے زیادہ کسی اور کام کی اہمیت نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ قوموں کا زندہ رہنا اور ان کا استحکام بچوں پر ہی منحصر ہوتا ہے۔ بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ انسانیت کے وجود کا سارا دارومدار بچوں ہی پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی برادری اچھی طرح جانتی ہے کہ یہ مسئلہ کتنا اہم ہے اور بچے کس مشکل اور مصیبت میں زندگی گزارتے ہیں اور کتنی زیادہ تعداد میں بچپن ہی میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔

بیگم عابدہ حسین کے خلاف مہم

بیگم عابدہ حسین سفیر پاکستان برائے امریکہ نے ایک پریس نوٹ کے ذریعے اس مبینہ مہم کی مذمت کی ہے جس میں ان کے خلاف مختلف قسم کے الزامات لگائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے جس طرح حکومتِ پاکستان نے بتایا تھا میں اس کے مطابق اپنا کام کر رہی ہوں۔ اور میرا کام یہ ہے کہ میں حکومت اور پاکستان کے عوام کا مفاد مدنظر رکھوں انہوں نے مزید کہا کہ مجھ پر مختلف قسم کے الزام لگا کر میری ساکھ کو بھی نقصان پہنچایا جا رہا ہے اور میرے کام کی راہ میں بھی روڑے اٹکائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک شخص کا نام لیتے ہوئے کہا کہ ان کا یہ بیان انتہائی طور پر مضحکہ خیز ہے اور غلط ہے کہ میں اسرائیل کا دورہ کر کے آئی ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ خدا نے چاہا تو میں اپنے کام میں کامیاب رہوں گی اور تمام وہ لوگ جو میرے خلاف الزامات لگاتے ہیں یا میرے کام میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتے ہیں وہ کسی صورت بھی کامیابی حاصل نہیں کریں گے۔ میں ان احکام کے مطابق کام کر رہی ہوں جو مجھے پاکستان سے روانگی کے وقت حکومتِ پاکستان نے دیئے تھے۔"

جوہری اسلحہ کا خطرہ

ہندوستان امریکہ کی یہ تجویز تو مسترد کر رہا ہے کہ وہ جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے علاقائی معاہدے کرے لیکن اس کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں امریکہ یا پاکستان سے دو طرفہ گفتگو کے لئے تیار ہے۔ ایک افسر اعلیٰ نے بتایا ہے کہ امریکہ کے وفد کے ساتھ جس نے دو روزہ دورہ کیا اور جس کے سربراہ ڈپٹی اسسٹنٹ آف سٹیٹ سے جو گفتگو ہوئی ہے وہ خاصی مفید تھی۔ دونوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ اسلحہ کو روکنے کے لئے وہ کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ اور کیا کچھ کرنا چاہئے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس سے آگے بڑھ کر جوہری اسلحہ کی بات بھی کی جا سکتی ہے۔ جہاں تک علاقائی طور پر جوہری اسلحہ کا تعلق ہے امریکہ نے کہا کہ ہندوستان اور پاکستان مل کر بات کریں تو اسے کم کیا جا سکتا ہے اور چاہیئے کہ یہ دونوں ایسے امور بھی زیر بحث لائیں جن سے امن کا قیام اور استحکام ہو۔ ہندوستان نے جوہری توانائی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے معاہدے پر دستخط کرنے سے انکار کیا ہوا ہے۔ اور دلیل یہ دیتا ہے کہ جن ملکوں کے پاس یہ اسلحہ موجود ہے ان میں اور جن ملکوں کے پاس اسلحہ نہیں ہے بلاوجہ امتیازی صورت اختیار کی جا رہی ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی بھارت نے کہا تھا۔ سوال یہ نہیں ہے کہ ہم اسلحہ بنالیں گے۔ سوال یہ ہے کہ اس وقت جو اسلحہ امریکہ روس اور چین کے پاس ہے اس کے خطرہ کو کس طرح زائل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جوہری اسلحہ علاقائی مسئلہ نہیں یہ عالمی مسئلہ ہے اور عالمی مسئلہ میں سب سے زیادہ اہم وہ ممالک ہیں جنہوں نے پہلے ہی کافی مقدار میں جوہری اسلحہ اکٹھا کیا ہوا ہے۔ جہاں سے اس بات کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ دوسرے ممالک میں اس اسلحہ کو پہنچا دیا جائے۔ اور اگر اس اسلحہ کا کوئی حصہ دوسرے ممالک میں چلا جائے تو جو خطرات درپیش ہونگے ان پر سوچنا اصل سوال ہے۔

ازبکستان اور ملائشیا

ازبکستان کے صدر اسمٰعیل کاری موف نے ملائشیا سے اپیل کی ہے کہ وہ سوویت یونین کی ریپبلک ازبکستان کی اقتصادیات کو بحال کرنے کے لئے مدد دے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی کنٹرول کی وجہ سے متعدد سالوں کے دوران ازبکستان کی اقتصادیات پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ یہ بات ملائشیا کے وزیر خارجہ عبداللہ احمد بدروی نے گزشتہ ہفتہ کے روز بتائی۔ کاری موف ملائشیا کے چار روزہ دورے پر آئے تھے اور ان کے اس دورے کا مقصد یہ تھا کہ ازبکستان کی ترقی میں مدد حاصل کی جائے۔ خاص طور پر بینکنگ سیکٹر میں امداد کی ضرورت ہے کیونکہ یہی ایسی امداد ہے جس کے ذریعے ان کی اقتصادیات اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکتی ہے۔ دونوں ملکوں کے رہنماؤں نے اس دوران دو معاہدوں پر دستخط کئے۔ ایک معاہدہ اقتصادیات اور تکنیکی تعاون کا اور دوسرا معاہدہ سائنسی اور ثقافتی تعاون کا۔ طرفین نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ملائشیا ازبکستان میں تیل اور گیس کی پیداوار کے لئے کس طرح مدد فراہم کر سکتا ہے۔ کاری موف کے ساتھ ۲۹ دیگر افراد ان کے ہمراہ تھے اور یہ ان کا ملائشیا کا پہلا دورہ تھا۔ کہا جا سکتا ہے کہ تمام سابق سوویت یونین کی ریاستوں کے سربراہان مملکت میں سے یہی پہلے سربراہ مملکت ہیں۔ جنہوں نے ملائشیا کا دورہ کیا ہے۔ عبداللہ احمد نے کہا کہ اگرچہ ہم سابق سوویت یونین کی تمام ریاستوں کو ایک جیسی اہمیت دیتے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ازبکستان کے ذریعے ہم دوسری ریاستوں تک پہنچیں گے۔ یعنی ازبکستان کی جو مدد کی جائے گی اس کو نمونہ بنا کر دوسری ریاستوں کے ساتھ تعلقات پیدا کئے جائیں گے۔

کابل میں ہندو

ایک مضبوط ہندو تنظیم نے گزشتہ جمعہ کے روز بھارتی حکومت سے کہا ہے کہ وہ افغانستان کے تمام ہندوؤں کو بھارت لانے کا انتظام کرے۔ اس تنظیم

باقی صـ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت بر وفات مولانا مبارک احمد صاحب ساقی

احباب جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کے لئے یہ خبر نہایت غم اور صدمہ کا باعث ہوئی۔ کہ مکرم مولانا مبارک احمد صاحب ساقی خادم سلسلہ بھرپور خدمتِ سلسلہ بجالاتے ہوئے مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۹۲ء بروز ہفتہ' دن کے گیارہ بج کر ۳۵ منٹ پر اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔

مکرم ساقی صاحب مکرم چوہدری فضل دین صاحب کے بیٹے تھے اور ان کے دادا مکرم چوہدری پیر محمد صاحب حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے۔ آپ ۷ دسمبر ۱۹۳۰ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۲ء تک مولوی فاضل اور شاہد کلاس کی کامیابی حاصل کرنے کے بعد اپنی زندگی احمدیت کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ پہلے آپ نائیجیریا تشریف لے گئے۔ ۱۹۵۶ء میں ایک سال کے لئے اُن کی تقرری انگلستان میں بطور مربی سلسلہ ہوئی۔ ۱۹۵۸ء میں سیرالیون اور بعد ازاں ۱۹۶۰ء میں لائبیریا کے امیر اور مربی انچارج کے فرائض سرانجام دئیے۔ مغربی افریقہ کے دُور دراز علاقوں میں محترم ساقی صاحب نے خدمتِ دین کا پائیدار نقش چھوڑا۔ ۱۹۷۸ء میں انگلستان واپس آئے۔ یہاں آپ نے مربی سلسلہ اور بعد ازاں نائب امام بیت الفضل لنڈن کے طور پر خدمت کی۔ اسی دوران جب ۱۹۸۴ء میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن تشریف آوری سے تبشیر کے کاموں میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ تو ساقی صاحب کو اوّل ناظر اشاعت کے طور پر کام کرنے کا موقع ملا۔ بعد میں انہیں ایڈیشنل وکیل التبشیر مقرر کر دیا گیا۔ وفات کے وقت آپ ایڈیشنل وکیل التصنیف کے عہدہ پر خدمت سرانجام دے رہے تھے۔

آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اور احباب جماعت میں مقبولیت کا مقام رکھتے تھے۔ زندگی کے آخری سانس تک خدمتِ سلسلہ بجالانے کی توفیق ملی۔ اگرچہ ایک عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ اور ڈاکٹری رائے کے مطابق دل کا اکثر حصہ بیماری کی زد میں آچکا تھا۔ امریکہ میں ان کے دل کا آپریشن ہوا۔ اور دل کی نالیاں کام کرنے لگیں۔ لیکن اس کے باوجود خدمت کی بجاآوری کا سلسلہ جاری رہا۔ چند روز پیشتر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر آپ لتھوانیا تشریف لے گئے اور وہاں جماعت کے قیام کے سلسلہ میں اپنی کوششوں میں کافی حد تک کامیابی حاصل کی۔

زندگی کے آخری اتوار کو بھی حسب معمول بیت الفضل لندن آنے کی تیاری کر چکے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں کوچ کا پروانہ مل گیا۔ اور چند لمحوں میں وہ اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اس طرح آپ خدمت کرتے کرتے اس دنیا سے رخصت ہوئے اور بہت ہی نیک انجام ہوا۔

ہم ان کی وفات پر ان کی اہلیہ مکرمہ امۃ الواحد صاحبہ' ان کے بچوں نیز دیگر تمام افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ساقی صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

(ہم ہیں ممبران جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ)

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد لکھتے ہیں:

محترم ساقی صاحب تو آپ کے بہت ہی قریبی دوست اور بھائی کی طرح تھے۔ اس تعلق کے حوالہ سے آپ کی خدمت میں ذاتی طور پر بھی تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ ان کی اچانک رحلت پر یہاں ہر شخص نے اس صدمہ کو محسوس کیا ہے۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

نے کہا ہے کہ اس بات کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ وہاں پر مجاہدین کے گروہ ہندوؤں پر حملے کر رہے ہیں۔ حکومت سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس طرح اس نے خلیج کی جنگ میں ہندوستانیوں کو کویت سے نکالا تھا اور ایسا کرنے کیلئے اپنے جہاز بھیجے تھے اب بھی ویسا ہی کرے اس ہندو تنظیم نے کہا ہے۔ کہ انہیں پہلے ہی اس بات کا خطرہ تھا کہ ہندوؤں کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے گا۔ وزیراعظم نرسیمارائو کو بھی اس سلسلے میں ایک خط لکھا گیا ہے۔

گذشتہ دنوں یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی تھی کہ ایک ہندو فیملی کو بعض نامعلوم مجاہدین نے بجلی کی تاروں کے ساتھ باندھ کر ان میں برقی رو چھوڑ دی تھی اور انہیں ہلاک کر دیا تھا۔ کابل کی کل آبادی پندرہ لاکھ ہے اور ان میں سے چالیس ہزار ہندو ہیں۔ جب سے کمیونسٹ حکومت کا زوال ہوا ہے اور اسلامی حکومت قائم ہوئی ہے ہندو کہتے ہیں کہ ان پر حملے شروع ہو گئے ہیں۔ اس ہندو تنظیم کے صدر ڈالمیا نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے کچھ نہ کیا تو ہم خود سب مراحل میں سے گذریں گے پہلا مرحلہ افغانستان میں احتجاجی مظاہرہ ہوگا۔

یاد رفتگان

پائیلٹ کیپٹن پی آئی اے میاں عبدالمالک

مکرم کیپٹن میاں عبدالمالک میاں عبداللطیف صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔ وہ ۱۹۵۴ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ شہر۔ ربوہ اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی ایس سی کیا۔

اسے بچپن سے ہی فلائنگ کا انتہائی شوق تھا۔ لاہور فلائنگ کلب والٹن ائرپورٹ اپنی تربیت مکمل کر کے کمرشل پائیلٹ لائسنس حاصل کیا۔ اور مابعد پی آئی اے میں سال ۱۹۷۸ء بطورِ پائیلٹ منتخب ہوا۔ اپنے شاندار ریکارڈ کی بدولت جلد از جلد ترقی کرتا گیا۔

مئی ۱۹۹۲ء کے آخری جمعہ کراچی سے نیویارک فلائیٹ لے کر گیا۔ اور ۴ جون ۱۹۹۲ء کو واپس نیویارک سے برائے کراچی براستہ ایمسٹرڈم پہنچنے سے ۲ گھنٹے قبل چھاتی کا درد ہوا۔ جہاز میں موجود چار مسافر ڈاکٹروں نے انہیں فوراً طبی امداد دی۔ مگر وہ جانبر نہ ہو سکے۔ اور اپنی جان قادرِ مطلق کے سپرد کر دی۔ دوسرے پائیلٹ نے جہاز کا کنٹرول سنبھال کر جہاز ایمسٹرڈم ائرپورٹ پر اتارا وہاں ان کا جسد اتارا گیا۔ قانونی کارروائی کے بعد ۶ جون کو کراچی لایا گیا۔ کراچی ائرپورٹ پر تقریباً چار پانچ سو افراد جن میں احباب جماعت کے علاوہ پی آئی اے کے ملازمین اور افسرانِ اعلےٰ نے جنازہ پڑھا۔ پھر ۷ جون نائٹ کوچ کی فلائیٹ سے لاہور ائرپورٹ لایا گیا۔ جہاں دو تین سو افراد نے جن میں زیادہ تر پی آئی اے کے ملازمین کے علاوہ پائیلٹ کیپٹن جو ساتھ کراچی سے آئے تھے جنازہ پڑھا۔ وہاں سے جسد آبائی گھر ۱۵ ار نیو سمن آباد لایا گیا۔ وہاں ۸ بجے صبح جنازہ پڑھا گیا۔ اس میں تقریباً سات آٹھ سو افراد شامل تھے۔ جن میں احباب جماعت کے علاوہ محلے داران، پی آئی اے کے ملازمین اور ساتھ آنے والے پائیلٹ کیپٹن تھے۔ اس طرح آپ کو ماڈل ٹاؤن کے قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

آپ کے دوستوں نے امریکہ۔ لندن جرمنی اور کراچی سے فون پر تعزیت کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تار کے ذریعے تعزیت فرمائی سابقہ وزیراعظم پاکستان بے نظیر بھٹو۔ مینجنگ ڈائریکٹر پی آئی اے مسٹر ایم نواز ٹوانہ۔ آل پاکستان پائیلٹ ایسوسی ایشن۔ ورلڈ پائیلٹس ایسوسی ایشن نے تعزیت کے پیغامات ارسال فرمائے ملکی اور غیر ملکی اخبارات نے خبر کو شائع کیا۔

آپ کا تعلق سیالکوٹ کے مخلص خاندان جسکے مکرمی بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ضلع سیالکوٹ اور مکرمی بابو فیض الدین صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ہائی کورٹ لاہور۔ مکرمی عبدالعزیز ڈین سابق نیشنل امیر جماعت ہائے برطانیہ سربراہ عالی تھے۔ کیپٹن میاں عبدالمالک صاحب میاں عباس علی صاحب مالک ستارہ ٹمبر سٹور اچھرہ فیروزپور روڈ لاہور کے داماد تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ایک لڑکا عمر ۱۱ سال اور ایک لڑکی عمر ۲ سال چھوڑے ہیں۔ آپ کے بھائی ڈاکٹر منصور احمد امریکہ میں ہیں۔ اور دوسرے بھائی میاں طاہر احمد جرمنی میں ہیں اور تیسرے بھائی میاں عبدالحکیم میاں بھائی آٹو ڈیلرز لاہور میں ہیں۔ ایک ہمشیرہ اہلیہ ڈاکٹر میاں عبدالغفور صاحب سمن آباد لاہور ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور والدین اور دیگر رشتہ داروں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

نہیں اگر (فرمانبردار) ان کو چڑاتے یا اس سے ان کو غصہ آتا تو پھر حسد کا باعث (فرمانبردار) ہوتے لیکن (فرمانبردار) تو ان کی خیر خواہی کرتے اور ان کی ترقی کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ان کا حسد ان کے اپنے نفس۔

اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے مناسب اور متوازن اور صحت مند غذا کھانا خدا تعالیٰ سے ثواب کو حاصل کرنا ہے۔ بشرطیکہ نیت یہ ہو کہ ہم خدا کی خاطر اس کی رضا کی طلب میں اس کی اطاعت میں خرچ کر رہے ہیں۔

(حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا عبدالحئی چغتائی

کمپیوٹر

ترقی یافتہ ممالک نے کرۂ ارض میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے فضا میں مختلف قسم کے سیارے چھوڑ رکھے ہیں۔ جو اپنے ہیڈ آفس میں موجود کمپیوٹر کو اہم معلومات اور فوٹو مہیا کرتے رہتے ہیں۔ ان کی معلومات حیرت انگیز طور پر اتنی حساس ہوتی ہیں کہ یقین کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہ سیارے ہمیں ایسی فوٹو بھی فراہم کر سکتے ہیں کہ اگر ایک کوئلے کی کان میں ایک سیاہ حبشی کام کر رہا ہو تو یہ اس کی فوٹو بھی یہ کمپیوٹرائزڈ نظام ہمیں دے سکتا ہے خصوصاً جنگوں کے دوران یہ سیارے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ دشمن کے ہر قسم کے جنگی اڈوں کے متعلق فوٹو سمیت معلومات پہنچانا ان کا کام ہوتا ہے۔

اس جدید کمپیوٹرائزڈ دور میں تو جنگیں بھی کمپیوٹر ہی کی مدد سے لڑی جاتی ہیں۔ مہلک ہتھیار بھی کمپیوٹرائزڈ ہیں جیسے میزائل وغیرہ جن کو پروگرام وغیرہ دے دیا جاتا ہے۔ ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے وہ ٹھیک نشانہ اور ٹھیک فاصلہ پر جا گرتے ہیں۔

یہ تمام باتیں انسان کو یقیناً ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اب چھوٹے چھوٹے امور سے لے کر بڑے امور تک کمپیوٹر کا استعمال زور پکڑتا جا رہا ہے۔ اور شاید انسان کمپیوٹر کا غلام بنتا جا رہا ہے۔

کمپیوٹر انسانی دماغ کو مدنظر رکھ کر ہی بنایا گیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انسانی دماغ اچھی یا بری تربیت کے نتیجہ میں کام کرتا ہے اور کمپیوٹر کو جو پروگرام دیا جائے وہ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے کام کرتا ہے۔ یہاں ایک دلچسپ واقعہ بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ روس میں حال ہی میں ایک تحقیق کے دوران سائنسدان اور ڈاکٹر ایک ایسے بھیڑیا نما انسان پر ریسرچ کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ایک انسانی بچہ جو سات سال تک بھیڑیوں کی غولوں میں پرورش پا رہا تھا پکڑا گیا۔ وہ بچہ بھیڑیوں کی عادت کا مالک تھا خصوصاً رات کے وقت اس کے غرانے کی آواز کوئی نہ معلوم کر سکتا تھا کہ یہ انسانی آواز ہے یا بھیڑیے کی۔ ایک ماہر نفسیات کے مطابق وہ بچہ اسی طرح انسانی شکل کا بھیڑیا نما بن کر زندہ رہے گا کیونکہ اس کی ساخت اور تربیت بالکل حیوانی انداز کی ہو چکی ہے جس کو تبدیل کرنا ممکن نہیں۔ اگر اچھے یا برے ماحول میں تربیت ہوگی تو ویسی ہی جھلک ہمیں اس کی زندگی میں نظر آئے گی۔ جیسے ہم کمپیوٹر کو جیسا پروگرام دیں گے ویسا ہی رزلٹ ہمیں ملے گا۔

یہاں پر اس بات کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ کمپیوٹر پروگرامر اور کمپیوٹر آپریٹر میں کیا فرق ہے؟ کمپیوٹر پروگرامر ضرورت کے مطابق ایک پروگرام تیار کرتا ہے۔ جیسے ایک خاکہ یا STRUCTURE سا تیار کر لیا جائے۔ یہ پروگرام کمپیوٹر میں فیڈ کر دیا جاتا ہے۔ اب کمپیوٹر آپریٹر اس پروگرام میں متعلقہ معلومات فیڈ کرتا رہتا ہے اور اس سے اس کا رزلٹ حاصل کرتا ہے

کمپیوٹر کی غلطی کیا ہے؟ یہ سوال بہت دلچسپ ہے۔ جیسے ہم کلکولیٹر کو ۲+۲ دیتے ہیں تو وہ ہمیں اس کا جواب ۴ ہی دے گا۔ ۵ نہیں۔ اور اگر ہم ۲+۲ ۳ کا رزلٹ ہم حاصل کرنا چاہیں تو یہ بھی ناممکن ہے۔ بالکل اسی طرح کمپیوٹر بھی خود غلطی نہیں کرتا۔ اگر کمپیوٹر نے کوئی غلطی کی ہے تو یہ کمپیوٹر کی نہیں بلکہ اس کو دیئے گئے پروگرام یا آپریٹر سے فیڈنگ کے دوران کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہوگی جس کی وجہ سے ہمیں رزلٹ غلط ملتا ہے۔ یوں کہیئے کہ کمپیوٹر کے ساتھ کمپیوٹر بن کر ہی کام کرنا پڑتا ہے اس کے لئے مستعد ذہن اور بھرپور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے

کمپیوٹر لگانے کے لئے ماحول کیسا ہونا چاہیئے؟

کمپیوٹر ایک نہایت حساس اور نازک مشینری ہے۔ گرد آلود ماحول اور بجلی میں اتار چڑھاؤ اس کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ اگر آپ کو کسی کمپیوٹر روم کا دورہ کرنے کا اتفاق ہو تو آپ دیکھیں گے کہ کمپیوٹر روم کے باہر ایک الگ کمرہ ہوگا جس میں آپ اپنے سلیپر بدلیں گے۔ نیز اس کمرہ میں تھوڑی تھوڑی ٹھنڈک محسوس کریں گے۔ اس سے ملحق کمرہ میں کمپیوٹر ہوگا۔ اس میں نہایت ہی صاف ستھرا اور خوبصورت پُرسکون ماحول ہوگا۔ کمپیوٹر سے متعلقہ عملہ گھومنے والی کرسیوں پر بیٹھا کام کرتا نظر آئے گا۔ فرش پر میٹ یا قالین بچھا ہوگا۔ نیز ایئر کنڈیشنر کی ضرورت کے مطابق ٹھنڈک ہوگی۔ ہم عموماً کمپیوٹر ٹھنڈے ممالک سے درآمد کرتے ہیں۔ وہاں اور یہاں کے ماحول میں بہت فرق ہے اس لئے خصوصاً گرمیوں میں ایئر کنڈیشننگ کا ہونا بہت ضروری ہے اس کے بغیر کمپیوٹر کی کارکردگی متاثر ہوگی۔ بس یہی چند باتیں کمپیوٹر کی زندگی میں اضافہ اور بہتر کارکردگی کا باعث بنتی ہیں

کمپیوٹر پروگرامنگ

یہ ایک دلچسپ مشغلہ ہے۔ ہم اپنے خیالات و نظریات کو پروگرام کے ذریعہ کمپیوٹر میں فیڈ کر کے اس سے کام لے سکتے ہیں۔ کمپیوٹر کی زبان سیکھنے کے لئے تعلیم کم از کم ایف اے یا ایف ایس سی ہونا ضروری ہے اس وقت ٹریننگ کے مختلف ادارے کھلے ہوئے ہیں پروگرامنگ یا تو حکومت کے ٹیکنیکل اداروں سے کروانی چاہیئے یا ایسے اداروں سے جن کا الحاق ان حکومتی ٹیکنیکل اداروں سے ہو۔ ایسے اداروں کا امتحان بھی بورڈ ہی لیتا ہے اور سند یا ڈپلومہ بھی وہی جاری کرتا ہے۔ کمپیوٹر پروگرامنگ یونیورسٹی سے بھی ہو سکتی ہے۔

ان اداروں میں تین ماہ، چھ ماہ، ایک سال کے مندرجہ ذیل کورسز کروائے جاتے ہیں۔

کی پنچ آپریٹر، ڈیٹا انٹری آپریٹر، کمپیوٹر آپریٹر، کمپیوٹر پروگرامنگ، ایڈوانس ٹریننگ ان کمپیوٹر پروگرامنگ اور ڈیٹا کنٹرول وغیرہ۔

ان کے علاوہ مندرجہ کورسز بھی حکومت کے ادارے کرواتے ہیں۔

بی ایس سی کمپیوٹر سائنس (تین سالہ ڈگری کورس)

بی ای کمپیوٹر ٹیکنالوجی، (چار سالہ ڈگری کورس) اس سند کے حامل حضرات کمپیوٹر کے ہارڈ ویئر سے متعلق امور یعنی کمپیوٹر کی دیکھ بھال، کمپیوٹر کی ڈیزائننگ، آپریشن، تنصیب اور خرید و فروخت وغیرہ سرانجام دیتے ہیں۔

ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس (دو سالہ نصاب) اس میں کمپیوٹر کا نصاب، اس کی مختلف اقسام، کمپیوٹر سے متعلقہ مختلف زبانوں کا تعارف شامل ہوتا ہے نیز اس کا نصاب سافٹ ویئر سے متعلقہ امور پر مشتمل ہوتا ہے۔

پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان سسٹمز اینالیسز: اس ڈپلومہ کے حامل حضرات پروگرامر کے طور پر فوری کام شروع کر سکتے ہیں۔ پھر تجربہ کی بنیاد پر سسٹمز اینالسٹ کی تقرری ہو سکتی ہے۔

یہاں پر کمپیوٹر سے متعلقہ شعبوں کا تعارف بھی ضروری ہے جہاں ایک شخص ضروری تعلیم حاصل کر کے اس پیشے کو اپنا سکتا ہے۔

۱۔ کمپیوٹر آپریٹر

ان کا کام کمپیوٹر میں سافٹ ویئر فیڈ کرنا ہوتا ہے۔ یا یوں کہیئے کہ کمپیوٹر کے لئے موصول ہونے والے کاموں کو ان کی اہمیت کے اعتبار سے ترتیب دے کر ان کو کمپیوٹر کے حوالہ کرنا۔ کمپیوٹر سے متعلقہ نتائج حاصل کرنا، کمپیوٹر اور اس کے آلات وغیرہ کو صاف ستھرا رکھنا۔ یہ ہیں چند امور جو کمپیوٹر آپریٹر سرانجام دیتا ہے۔

۲۔ ڈیٹا کنٹرولر

اس کا کام کمپیوٹر کے ذریعہ کام لینے والوں اور کمپیوٹر آپریٹر کے درمیان رابطہ رکھنا ہوتا ہے ڈیٹا کنٹرولر کمپیوٹر کے لئے دی جانے والی اطلاعات وصول کر کے ان کا تجزیہ کرتا ہے۔ ان میں اگر کسی کمی بیشی کی ضرورت ہو اس کو پوری اور کمپیوٹر کے مطابق مرتب کر کے کمپیوٹر آپریٹر تک پہنچاتا ہے اور ساتھ ساتھ کمپیوٹر سے حاصل شدہ مواد وصول کر کے متعلقہ افراد تک پہنچاتا ہے۔ اور ان کا باقاعدہ ریکارڈ رکھتا ہے

۳۔ ڈیٹا پریپریشن کلرک

یہ آپریٹر کمپیوٹر کے معمول کے امور کے متعلق ہوتا ہے۔ عموماً جتنے ٹرمینل ہوں گے اتنے ہی آپریٹر کام کریں گے ایک مائیکرو کمپیوٹر کے لئے ایک ہی آپریٹر کافی ہوگا۔ جو مختلف نوعیت کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے

۴۔ ایپلی کیشنز پروگرامر

اس کا کام ایسا پروگرام تیار کرنا ہوتا ہے جو کمپیوٹر کی زبان میں ہو۔ جسے کمپیوٹر پڑھ سکے۔ اور دی ہوئی ہدایات کے مطابق کام کر سکے۔ مثلاً کسی بجٹ کی تیاری یا کسی رزلٹ وغیرہ کی تیاری

۵ سسٹم اینالسٹ

سسٹم اینالسٹ پروگرام کو وہ مطلوبہ معلومات مہیا کرتا ہے جن کی بنیاد پر سسٹم کو کام کرنا ہوتا ہے انفارمیشن اینالیسز یعنی اطلاعات کا تجزیہ کر کے متعلقہ افراد، اداروں اور ان کے طریق کار کا مشاہدہ کرنا نیز صارفین کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے منصوبہ بندی کرنا ہوتا ہے۔

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ایم کیو ایم کے الطاف گروپ کے اراکین سندھ فوجی آپریشن کے خلاف احتجاجاً مستعفی ہو گئے ہیں۔ مستعفی ہونے والوں کی معین تعداد کا ابھی علم نہیں ہے۔ اس میں سر دست دو وفاقی وزراء سمیت ۱۷ اراکین قومی اسمبلی اور دو صوبائی وزیروں سمیت ۶ اراکین قومی اسمبلی شامل ہیں۔ مستعفی ہونے والوں نے اپنے بیانات میں الزام لگایا ہے کہ ہمیں قتل اور اغواء کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ ایم کیو ایم کو کچلا جا رہا ہے۔ سندھ حکومت بھی سازش میں شریک ہے بی بی سی کا کہنا ہے کہ ایک ہفتہ کی کارروائی کے بعد ایم کیو ایم کے حامی اراکین میدان میں اترے ہیں۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ پاکستان کا کوئی بھی اہم سیاسی حلقہ ایم کیو ایم کی حمایت کرنے کو تیار نہیں ہے۔ فوج مزید گرفتاریوں کے لئے اختیارات مانگ رہی ہے۔ ایم کیو ایم راتوں رات نظروں سے گر گئی ہے۔ تاہم فوج نے غیر جانبداری سے کام نہ لیا تو فوجی آپریشن الٹا پڑ سکتا ہے

○ ایک مبصر نے لکھا ہے کہ ایم کیو ایم سندھ میں اردو بولنے والوں میں پیپلز پارٹی کا اثر کم کرنے کے لئے بنائی گئی تھی۔ الطاف حسین کا صدر ضیاء الحق سے رابطہ تھا۔ ان کی وفات کے بعد یہ رابطہ آرمی کے چیف آف سٹاف اور صدر مملکت کی طرف منتقل ہو گیا۔

○ جمعہ کے روز اقوام متحدہ کی طرف سے منشیات کا عالمی دن منائے جانے کے روز چین میں ۴۹ مجرموں کو پھانسی دے دی گئی۔ پھانسی پانے والوں کو پھانسی سے پہلے عوام کے سامنے سے گزارا گیا۔

○ لاہور ملتان روڈ پر ساہیوال کے قریب داد نتیانہ کے قریب مسلم کمرشل بنک کی برانچ میں ڈاکو دن دہاڑے پونے دو لاکھ روپے لوٹ کر لے گئے۔

○ سندھ آپریشن سے چند دن پہلے ایم کیو ایم کے خلاف خفیہ اداروں نے پانچ رپورٹیں دیں لیکن پالیسی کی وجہ سے سندھ کی سرد خانے کی نذر ہو گئیں۔

○ ایم کیو ایم کے اراکین کے استعفوں سے سندھ حکومت کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ ایم کیو ایم کے الطاف گروپ کے مخالفوں نے ظلم و تشدد کے جو الزامات لگائے ہیں بی بی سی کا کہنا ہے یہ بھی معلوم کرنا ہو گا کہ الزامات لگانے والوں کا اپنا دامن بھی صاف ہے یا نہیں۔

○ ممتاز کرکٹر سرفراز نواز نے امید ظاہر کی ہے کہ پاکستان انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ سیریز جیت لے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب تک پاکستانی ٹیم کی کارکردگی مثالی ہے۔

○ برطانوی اخبار گارڈین نے لکھا ہے کہ پیپلز پارٹی نے فوج سے تعاون کے لئے اہم فیصلے کر لئے ہیں پارٹی سمجھتی ہے کہ فوج میں ضیاء کی باقیات ختم ہو گئی ہیں اب اسے مستقل بنیاد پر اہم رول دیا جا سکتا ہے۔ برطانوی اخبار کا کہنا ہے کہ سندھ میں فوجی آپریشن کو پیپلز پارٹی کی اعلیٰ قیادت کا تعاون حاصل ہے۔

○ اقوام متحدہ نے سربیائی فوج کو ۴۸ گھنٹے کا نوٹس دیا ہے کہ وہ بوسنیا پر بمباری اور فوجی کارروائی بند کر دے۔ ادھر اقوام متحدہ کے ذرائع نے امن کے قیام اور ۳ لاکھ محصورین کی امداد کے لئے سراجیوو کا ہوائی اڈہ کھولنے کی کوششوں میں ناکامی کا اعتراف کیا ہے۔

○ پاکستان اور فرانس کے درمیان دفاعی تعاون کا معاہدہ ہو گیا ہے۔

○ بین الاقوامی اخبارات نے یہ قیاس ظاہر کیا ہے کہ سندھ میں گورنر راج کا امکان ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے خبر دی ہے کہ ایم کیو ایم سے تعلق رکھنے والے وفاقی وزیر پیداوار مسٹر اسلام نبی کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔ مسٹر اسلام نبی وزیر اعظم کے ساتھ ازبکستان جانے والے وفد میں شامل تھے۔ اسی طرح وفاقی وزیر مسٹر طارق محمود کو بھی پولیس تلاش کر رہی ہے۔ کراچی کارپوریشن کے ڈپٹی ڈائریکٹر مظہر علی خان کو بھی پولیس ایک مقدمہ کے لئے تلاش کر رہی ہے۔

○ بلدیہ کراچی کا بجٹ اجلاس نہ ہو سکا۔ کمشنر کے حکم پر تمام دفاتر پر تالے ڈال دیئے گئے۔ ملازمین کو زبردستی دفتروں سے نکال دیا گیا۔ اپوزیشن کی طرف سے اجلاس بلانے اور بجٹ پیش کرنے کی درخواست مسترد کر دی گئی۔

○ سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ جام صادق علی کے دور میں ایم کیو ایم کو کلاشنکوفوں کے ۲۰ ہزار لائسنس دیئے گئے تھے۔

○ کراچی میں ۶۱۳ جرائم پیشہ افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ۲۴۰ اشتہاری ۲۴۸ مفرور اور ۲۵ کار چور شامل ہیں۔

○ وزیر اعظم ازبکستان کے دورے پر دارالحکومت تاشقند پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ازبکستان اور پاکستان کے درمیان متعدد سمجھوتوں پر دستخط کئے گئے ہیں۔

بقیہ: صہ ۶ سے آگے

۶۔ سسٹمز پروگرامر/سافٹ ویئر انجینئر

ان کا کام کمپیوٹر کے لئے ایسا پروگرام تیار کرنا ہوتا ہے جو کمپیوٹر کے اندرونی نظام کو کنٹرول کر سکے۔ سافٹ ویئر انجینئر عموماً ایسے پروگرام تیار کرتے ہیں جو زیادہ مؤثر، قابل اعتماد اور کم خرچ ہوں صنعتی مقاصد کے لئے پروگرام تیار کرنا، کمپیوٹر نیٹ ورک، گرافک پروگرام وغیرہ تیار کرنا یہ تمام اس کی ذمہ داری ہے۔ یہ اپنے مخصوص شعبہ کا ماہر ہوتا ہے

۷۔ ہارڈ ویئر ڈیزائنر/انجینئر

کمپیوٹر کے اندر موجود الیکٹرو میکینکل اجزاء مختلف سرکٹ، پرزے، ڈسک ڈرائیوز کی دیکھ بھال، ان کی مرمت اور بہتر کارکردگی کے لئے کام کرتے ہیں۔

ہارڈ ویئر ڈیزائنر کمپیوٹر کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کمپیوٹر کے ہارڈ ویئر کو زیادہ مؤثر، پائیدار اور کم خرچ بنانے کے لئے تحقیق کرتے ہیں۔ نیز نئے ڈیزائن کی تحقیق اور موجودہ ڈیزائن کو مزید بہتر بنانے کی جدوجہد میں مصروف رہتے ہیں۔ اس کام کے لئے انجینئر کا مائیکرو پروسیسر ٹیکنالوجی کا ماہر ہونا ضروری ہے۔ مائیکرو الیکٹرونکس کے یہ اجزاء جس میں ایک انسانی دماغ جیسی بہت سی صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں ایک نہایت پتلی پرت جسے مائیکرو چپ کہتے ہیں پر بنے ہوئے بے شمار سرکٹوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

جہاں کمپیوٹر کے بے شمار فوائد بتلائے گئے ہیں۔ وہاں ایک اور اہم شعبہ کے بارے میں چند معلومات دی جا رہی ہیں یہ شعبہ ہے لائبریری۔ اگر لائبریری میں کمپیوٹر کا استعمال کیا جائے تو بہت سے فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ لائبریری کے عملہ کے ساتھ ساتھ اس کے ممبرز حضرات کے لئے بھی بہت سہولت میسر آ سکتی ہے۔

لائبریری میں ہزاروں کے حساب سے مختلف موضوعات پر کتب ہوتی ہیں ان کو ڈھونڈنے کے لئے کارڈز کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر ہم کمپیوٹر کو ان کارڈز والی معلومات فراہم کر دیں جیسے کتاب کا نام، مصنف کا نام، کتاب نمبر، اس کے صفحات، اس کتاب کی کتنی جلدیں لائبریری میں موجود ہیں وغیرہ تو ہمیں بوقت ضرورت کمپیوٹر کا صرف ایک بٹن دبانے سے مطلوبہ کتاب مل سکتی ہے۔

اس کے علاوہ لائبریری میں موجودہ کمپیوٹر درج ذیل امور میں ہماری مدد کر سکتا ہے۔

○ کسی خاص شعبہ میں اجراء شدہ کتب کی تعداد اور ریکارڈ رکھنا۔

○ کسی قاری کو کتنی کتب کا اجراء ہو چکا ہے۔

○ اجراء شدہ کتب کی تاریخ واپسی کب ہے اور کتنی کتب کی تاریخ گزر چکی ہے

○ کسی کتاب کے بارے میں یہ معلوم کرنا کہ لائبریری میں اس کے کتنے نسخے موجود ہیں۔

○ مطلوبہ کتب نہ ہونے کی صورت میں کسی قاری کی درخواست ریکارڈ کرنا اور کتاب کی واپسی پر متعلقہ قاری کو اس کی اطلاع کرنا۔

○ رسائل و جرائد کے زر تعاون کی ادائیگی کے بارے میں معلومات۔

○ ایک ایسا بھی دلچسپ اور مفید ریکارڈ تیار کیا جا سکتا ہے جیسے ایک مصنف کی تمام کتب، ایک خاص ٹائٹل کی تمام کتب، ایک خاص مضمون پر تمام کتب، ایک عرصہ کے دوران شائع شدہ کتب، کسی ناشر کی تمام کتب۔ کسی ایک مضمون کے متعلق تمام حوالہ جات اکٹھے کرنا وغیرہ وغیرہ

کمپیوٹر پروگرامنگ ایک دلچسپ اور کارآمد مشغلہ ہے۔ کمپیوٹر کو جب کوئی ناواقف شخص دیکھتا ہے تو بڑا ہوا سا محسوس کرتا ہے۔ مگر جب وہ اس میں قدم رکھتا ہے تو اسے بہت آسان اور دلچسپ شعبہ پاتا ہے۔

آئیے آپ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو عطا کردہ ذہنی صلاحیتوں کی جدید تخلیقات کا مطالعہ کریں۔ آپ یقیناً اس شعبہ کو خوبصورت، فائدہ مند اور وقت کی بچت کا ایک انمول خزانہ پائیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے
دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج ۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں ۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں ۔

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ فون : ۵۴۳

ترياقِ اٹھراء
اٹھراء کے کامیاب علاج کیلئے فی کورس -/۱۵۰ روپے
نورِ نظر مشہور عالم گولیاں
اولاد نرینہ کیلئے ۔ فی کورس -/۵۰۰ روپے
زدجامِ عشق نمبر 1
مکمل کورس ۶۰ گولی ۔ فی کورس -/۶۰۰ روپے
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون دواخانہ : ۵۳۸ فون گھر : ۳۳۸

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون : ۵۵۰/۶۴۳
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

حبوب مفید اٹھراء
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے ، بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس -/۱۵۰ روپے
زدجامِ عشق خاص
چار صد اسّی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

مرض اٹھراء کی شکار • نرینہ اولاد سے محروم • دکھی عورتوں کے لئے
دواخانہ محافظ صحت کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ پرملیں
المشہور: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت : حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان • گول چوک اوکاڑہ

TRAVELLING TO LONDON
TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE. WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE. WE ARE DOING IT AGAIN.
FOR DETAILS & BOOKING CONTACT : **Mr.Latif-ur-Rehman** BY 10th JULY 92
ROOMI TRAVELS (PVT) LIMITED
6,7 HOTEL MID EAST, DR. DAUD POTA ROAD.
CANTT. STATION KARACHI 75530
PHONES 515161 - 515209 - 521377 - 529624
IATA GOVT. LICENCE NO. 1329

ضرورت سیلزمین
کراچی ، سندھ اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے کم از کم میٹرک پاس محنتی نوجوان جو ادویات کی سیل اور بکنگ کے کام کو بطور پیشہ اپنانا چاہتے ہوں اپنے امیر جماعت صاحب کی تصدیق سے درخواستیں بھجوائیں معاوضہ انتہائی معقول اور ترقی کے روشن امکانات ہیں ۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی ۔ گولبازار ربوہ
فون : ۶۰۶ ، ۷۷۱

الھدیٰ ماڈل کالج
دار النصر غربی ربوہ
بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اور سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد سے منظور شدہ
ایف ۔ ایس سی ۔ پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ
ایف ۔ اے ۔ جنرل سائنس ، آرٹس اور کامرس

گیارھویں جماعت میں داخلہ
میٹرک کے نتیجہ کے بعد بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد کے اعلان کے مطابق ہوگا
داخلہ فارم اور پراسپکٹس کالج دفتر سے مل سکتے ہیں

چند نمبروں کی کمی کی وجہ سے گورنمنٹ کی طرف سے وظیفہ حاصل نہ کر سکنے والے طلباء کو کالج کی ماہانہ فیس اور سالانہ اخراجات کی ادائیگی کے لئے کالج کی طرف سے مبلغ -/۱۲۵ روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا

N.C.C. کی ٹریننگ کا بھی باقاعدہ انتظام ہے ۔ اس وقت تک سالانہ تین پاسنگ آؤٹ پریڈ ہو چکی ہیں

پرنسپل
الھدیٰ ماڈل کالج
ربوہ